منشیات کا استعمال اور سدباب کی حالیہ صورتِ حال (اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ)

Drug Use and the Current Situation of Prevention An Analytical Study in the Light of Islamic Teachings

Ms. Aqsa
MPhil Scholar, Deptt. of Islamic Studies,
GC Women University, Faisalabad
Dr. Asma Aziz
Assistant Prof. Deptt. of Islamic Studies,
GC Women University, Faisalabad

Abstract
This paper will examine the issue of the abuse of drugs and contemporary prevention techniques through the lens of Islamic teachings. Drug abuse has now been a significant issue of concern at the individual, family and society levels, especially among the youths. The paper explores the notion, classification, history and modern varieties of drugs, such as chemical substances and online drug trafficking, yet also evaluates the main influencing factors, which include poverty, unemployment, peer pressure, psychological stress, depression and instability in the family. It emphasizes the multidimensional effects of drug abuse such as the destruction of physical health, psychological disorders, deterioration of morality, loss of money, and promotion of criminal activities, which proves that addiction not only ruins people, but also undermines the social order and stability of societies. In Islamic terms, the study highlights that all intoxicants are highly unacceptable since they damage al-Aql (intellect) and al-Nafs (life) which are part of the major goals of the Islamic law (Maqasid al-Shariah) and the Quran and Hadith explicitly prohibits the use of substances that negatively affect human reasoning and behaviour. Self-purification (tazkiyah), piety (taqwa), rightful companionship, and frequent attendance at worship are some of the Islamic principles, which are brought out as effective preventive strategies against drug abuse. The paper also examines the modern national and international campaigns such as legal frameworks, governmental policies, education programs, media awareness, and rehabilitation efforts but the ongoing problem of drug abuse calls to an increased combined and value-based effort. This evidence indicates that a combination of law, social, and educational interventions with practical application of the Islamic moral and spiritual values is the key to the successful resolution of this problem, and a joint approach on the

individual, family, societal, and state levels is needed to counteract drug abuse and create a healthy, balanced, and morally upright society.
Keywords: Drug Abuse, Islamic Teachings, Prevention, Qur'an and Hadith, Intoxicants, Social Issues, Moral Reform, Drug Control

خلاصہ

یہ تحقیق منشیات کے استعمال کے مسئلے اور اس کے جدید سد باب کے طریقوں کا اسلامی تعلیمات کے تناظر میں جائزہ پیش کرتی ہے۔ منشیات کا استعمال ایک سنگین عالمی مسئلہ بن چکا ہے جو افراد، خاندانوں اور معاشروں خصوصاً نوجوان نسل کو متاثر کر رہا ہے۔ اس مطالعے میں منشیات کے مفہوم، اقسام، تاریخی پس منظر اور جدید شکلوں جیسے کیمیکل ڈرگز اور آن لائن منشیات کی تجارت کا جائزہ لیا گیا ہے، جبکہ اس کے بنیادی اسباب جیسے غربت، بے روزگاری، بری صحبت، ذہنی دباؤ، ڈپریشن اور خاندانی عدم استحکام کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے۔ تحقیق میں منشیات کے کثیر الجہتی نقصانات کو واضح کیا گیا ہے جن میں جسمانی صحت کی خرابی، ذہنی و نفسیاتی مسائل، اخلاقی زوال، معاشی نقصان اور جرائم میں اضافہ شامل ہیں، اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ منشیات کی لت نہ صرف افراد کو تباہ کرتی ہے بلکہ معاشرتی ڈھانچے اور استحکام کو بھی کمزور کر دیتی ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے یہ تحقیق واضح کرتی ہے کہ تمام نشہ آور اشیاء حرام ہیں کیونکہ یہ عقل (العقل) اور جان (النفس) کو نقصان پہنچاتی ہیں، جو مقاصدِ شریعت کے بنیادی عناصر ہیں، جبکہ قرآن و حدیث کی تعلیمات ہر اس چیز کو ممنوع قرار دیتی ہیں جو انسانی شعور اور رویّے کو متاثر کرے۔ مزید بر آں، تزکیۂ نفس، تقویٰ، نیک صحبت اور عبادات کی پابندی جیسے اسلامی اصولوں کو منشیات کے سد باب کے مؤثر ذرائع کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قومی و بین الاقوامی سطح پر کیے جانے والے اقدامات جیسے قانونی نظام، حکومتی پالیسیاں، تعلیمی مہمات، میڈیا آگاہی اور بحالی پروگرامز کا بھی جائزہ لیا گیا ہے، تاہم منشیات کے مسلسل پھیلاؤ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک جامع اور اقدار پر مبنی حکمتِ عملی کی ضرورت ہے۔ نتائج سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ منشیات کے مؤثر خاتمے کے لیے قانونی، سماجی اور تعلیمی اقدامات کو اسلامی اخلاقی و روحانی اصولوں کے ساتھ مربوط کرنا ضروری ہے، اور اس مقصد کے لیے فرد، خاندان، معاشرہ اور ریاست کی سطح پر مشترکہ اور منظم کوششیں ناگزیر ہیں تاکہ ایک صحت مند، متوازن اور اخلاقی طور پر مضبوط معاشرہ قائم کیا جاسکے۔

ابتدائیہ (Introduction)

منشیات کا استعمال موجودہ دور کا ایک سنگین سماجی، اخلاقی اور صحت سے متعلق مسئلہ بن چکا ہے۔ دنیا بھر میں خصوصاً نوجوان نسل اس لعنت کا شکار ہو رہی ہے، جس کے نتیجے میں نہ صرف فرد کی صحت متاثر ہوتی ہے بلکہ

معاشرتی نظام بھی بگاڑ کا شکار ہو جاتا ہے۔ پاکستان سمیت کئی مسلم معاشروں میں منشیات کا پھیلاؤ ایک تشویشناک حد تک بڑھ چکا ہے، جس کے اسباب میں غربت، بے روزگاری، ذہنی دباؤ، اور مغربی ثقافتی اثرات شامل ہیں۔ اسلام، ایک مکمل ضابطۂ حیات ہونے کے ناطے، ہر اس چیز سے روکتا ہے جو انسانی عقل، صحت اور معاشرتی توازن کو نقصان پہنچائے۔ اس لیے منشیات کے مسئلے کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سمجھنا اور اس کا حل تلاش کرنا نہایت ضروری ہے۔[1]

مسئلے کی اہمیت

یہ تحقیق اس لیے اہمیت کی حامل ہے کہ منشیات کا استعمال نہ صرف ایک فرد کا ذاتی مسئلہ ہے بلکہ یہ پورے معاشرے کو متاثر کرتا ہے۔ منشیات کی وجہ سے جرائم میں اضافہ، خاندانی نظام کی تباہی، معاشی نقصان اور اخلاقی انحطاط جیسے مسائل جنم لیتے ہیں۔ اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو منشیات کا استعمال انسانی عقل (جو شریعت کے بنیادی مقاصد میں سے ہے) کو نقصان پہنچاتا ہے، جس کی وجہ سے انسان صحیح اور غلط میں تمیز کھو بیٹھتا ہے۔ اس تحقیق کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ مسئلے کا حل محض سماجی یا قانونی نقطۂ نظر سے نہیں بلکہ دینی و اخلاقی بنیادوں پر پیش کرتی ہے، جو زیادہ مؤثر اور دیرپا ثابت ہو سکتا ہے۔[2]

تحقیق کے مقاصد

اس تحقیق کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

- منشیات کے مفہوم، اقسام اور پھیلاؤ کا جائزہ لینا
- منشیات کے استعمال کی وجوہات کا تجزیہ کرنا
- منشیات کے انفرادی اور معاشرتی نقصانات کو واضح کرنا
- قرآن و سنت کی روشنی میں منشیات کی ممانعت کو بیان کرنا
- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں منشیات کے سدباب کے اصول پیش کرنا
- موجودہ دور میں منشیات کے خلاف کیے جانے والے اقدامات کا جائزہ لینا
- اسلامی نقطۂ نظر سے قابلِ عمل تجاویز پیش کرنا

تحقیقی سوالات

یہ تحقیق درج ذیل اہم سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے:

- منشیات سے کیا مراد ہے اور اس کی بنیادی اقسام کون سی ہیں؟

- منشیات کے استعمال کی بنیادی وجوہات کیا ہیں؟
- منشیات کے فرد اور معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟
- قرآن وحدیث کی روشنی میں منشیات کے بارے میں کیا احکامات ہیں؟
- اسلامی تعلیمات منشیات کے سدباب کے لیے کیا رہنمائی فراہم کرتی ہیں؟
- موجودہ دور میں منشیات کے خلاف اقدامات کس حد تک مؤثر ہیں؟
- اسلامی اصولوں کی بنیاد پر اس مسئلے کا پائیدار حل کیسے ممکن ہے؟

طریقہ کار

اس تحقیق میں بنیادی طور پر معیاری تحقیقی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ اس کے تحت مختلف کتب، تحقیقی مقالات، اسلامی مصادر (قرآن مجید، احادیثِ نبوی ﷺ، کتبِ تفسیر و فقہ) اور جدید رپورٹس کا مطالعہ کیا گیا ہے۔

تحقیق میں تجزیاتی اور تقابلی انداز اپنایا گیا ہے، جس کے ذریعے منشیات کے مسئلے کو اسلامی اور عصری نقطۂ نظر سے پرکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان اور دیگر مسلم معاشروں میں منشیات کی موجودہ صورتحال کا بھی جائزہ لیا گیا ہے تاکہ تحقیق کو عملی اور حقیقت پسندانہ بنایا جاسکے۔

حدودِ تحقیق

یہ تحقیق بنیادی طور پر منشیات کے مسئلے کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سمجھنے اور اس کے حل پیش کرنے تک محدود ہے۔ اس میں تمام اقسام کی منشیات کا عمومی جائزہ لیا گیا ہے، تاہم ہر قسم کی تفصیلی کیمیائی یا طبی تحقیق شامل نہیں کی گئی۔

مزید یہ کہ تحقیق زیادہ تر پاکستان اور مسلم معاشروں کے تناظر میں کی گئی ہے، لہٰذا اس کے نتائج کو مکمل طور پر غیر مسلم معاشروں پر منطبق کرنا ممکن نہیں ہو سکتا۔ وقت اور وسائل کی کمی کے باعث عملی سروے یا فیلڈ ورک شامل نہیں کیا گیا، بلکہ تحقیق زیادہ تر ثانوی ذرائع پر مبنی ہے۔

1. منشیات کا تعارف اور بنیادی مفاہیم

1.1 منشیات کی تعریف (لغوی و اصطلاحی) لفظ "منشیات" عربی زبان کے لفظ "نَشَا" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں "اُبھرنا" یا "پیدا ہونا"، تاہم اصطلاحی طور پر اس سے مراد وہ اشیاء ہیں جو انسانی اعصابی نظام پر اثر انداز ہو

کر شعور، ادراک اور رویّے میں تبدیلی پیدا کریں۔ جدید سائنسی تعریف کے مطابق منشیات وہ کیمیائی مادے ہیں جو جسم میں داخل ہو کر دماغی افعال کو متاثر کرتے ہیں اور اکثر انحصار کا سبب بنتے ہیں۔[3]

اسلامی نقطۂ نظر سے، ہر وہ چیز جو عقل کو زائل کرے یا اس میں فتور پیدا کرے، منشیات کے زمرے میں آتی ہے۔ فقہاء نے "مسکر" (نشہ آور) اور "مفتر" (سستی پیدا کرنے والی) اشیاء کو بھی اسی حکم میں شامل کیا ہے۔ اس طرح منشیات کی تعریف محض طبی نہیں بلکہ اخلاقی اور دینی پہلو بھی رکھتی ہے، جو اسے ایک ہمہ جہتی مسئلہ بنا دیتی ہے۔[4]

1.2 منشیات کی اقسام

منشیات کو عمومی طور پر تین بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

قدرتی منشیات

قدرتی منشیات وہ ہیں جو براہِ راست پودوں یا قدرتی ذرائع سے حاصل کی جاتی ہیں، جیسے افیون، چرس اور بھنگ۔ افیون پوست کے پودے سے حاصل کی جاتی ہے اور صدیوں سے بطور دوا اور نشہ استعمال ہوتی رہی ہے۔ چرس اور بھنگ، کینابس کے پودے سے حاصل کی جاتی ہیں اور یہ دماغی کیفیت میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں۔ ان منشیات کا استعمال ابتدا میں محدود اور بعض اوقات طبی مقاصد کے لیے تھا، مگر وقت کے ساتھ یہ نشے کی صورت اختیار کر گیا۔[5]

مصنوعی منشیات

مصنوعی یا کیمیکل منشیات لیبارٹری میں تیار کی جاتی ہیں، جیسے ہیروئن، آئس (Methamphetamine) اور LSD ۔ یہ منشیات زیادہ خطرناک سمجھی جاتی ہیں کیونکہ ان کا اثر تیز اور تباہ کن ہوتا ہے۔ ہیروئن، جو افیون سے تیار کی جاتی ہے، انتہائی نشہ آور ہے اور جلد ہی جسمانی و ذہنی انحصار پیدا کر دیتی ہے ۔ آئس یا میتھ ایک جدید منشی ہے جو نوجوانوں میں تیزی سے مقبول ہو رہا ہے اور شدید نفسیاتی مسائل پیدا کرتا ہے۔[6]

ادویاتی منشیات

یہ وہ ادویات ہیں جو اصل میں علاج کے لیے بنائی جاتی ہیں مگر غلط استعمال کی صورت میں نشہ بن جاتی ہیں، جیسے پین کلرز (opioids) ، سکون آور ادویات (sedatives) اور نیند کی گولیاں۔ ان ادویات کا بے جا استعمال عالمی سطح پر ایک بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔[7]

اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق، اگر کوئی دوا نشہ پیدا کرے اور اس کا استعمال ضرورت سے زیادہ ہو، تو وہ بھی ممنوع ہو جاتی ہے۔

1.3 تاریخ میں منشیات کا استعمال

قدیم تہذیبوں میں استعمال

منشیات کا استعمال کوئی نیا رجحان نہیں بلکہ قدیم تہذیبوں میں بھی اس کے آثار ملتے ہیں۔ مصر، یونان اور چین کی تہذیبوں میں افیون اور دیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال طبی اور مذہبی رسومات میں کیا جاتا تھا۔ یونانی طبیب بقراط نے افیون کو درد کم کرنے کے لیے استعمال کیا۔ اسی طرح چین میں افیون کا استعمال عام تھا، جو بعد میں "افیون جنگوں (Opium Wars)" کا سبب بنا، جس سے اس کے سماجی اثرات واضح ہوتے ہیں۔[8]

اسلامی دور میں منشیات کا ظہور

ابتدائی اسلامی دور میں نشہ آور اشیاء کی سختی سے ممانعت کی گئی، خصوصاً شراب کے حوالے سے واضح احکامات موجود ہیں۔ تاہم بعد کے ادوار میں بعض علاقوں میں افیون اور دیگر اشیاء کا استعمال سامنے آیا۔ مسلم علماء نے اس پر سخت ردعمل ظاہر کیا اور اسے شریعت کے خلاف قرار دیا۔ ابن تیمیہؒ اور دیگر فقہاء نے واضح کیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے، چاہے وہ کسی بھی شکل میں ہو۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلامی معاشرہ ہمیشہ منشیات کے خلاف موقف رکھتا آیا ہے۔[9]

1.4 جدید دور میں منشیات کی شکلیں

جدید دور میں منشیات نے نئی اور پیچیدہ شکلیں اختیار کر لی ہیں، جو پہلے سے زیادہ خطرناک ہیں۔

کیمیکل ڈرگز

کیمیکل ڈرگز، جیسے آئس، ایکسٹسی (Ecstasy) اور کوکین، لیبارٹری میں تیار کی جاتی ہیں اور فوری اثر دکھاتی ہیں۔ یہ دماغی نظام کو شدید متاثر کرتی ہیں اور اکثر مستقل ذہنی بیماریوں کا سبب بنتی ہیں۔ ان کا استعمال خاص طور پر نوجوانوں میں بڑھ رہا ہے، جو ایک خطرناک رجحان ہے۔

پارٹی ڈرگز پارٹی ڈرگز وہ منشیات ہیں جو عام طور پر موسیقی کی محفلوں، کلبز اور پارٹیوں میں استعمال کی جاتی ہیں، جیسے ایکسٹسی اور LSD۔ یہ وقتی خوشی اور توانائی کا احساس دیتی ہیں مگر بعد میں شدید ڈپریشن اور تھکن کا باعث بنتی ہیں۔ یہ رجحان مغربی ثقافت کے اثر سے مسلم معاشروں میں بھی داخل ہو رہا ہے۔

آن لائن ڈرگ ٹریڈ

ٹیکنالوجی کی ترقی نے منشیات کی خرید و فروخت کو بھی آسان بنا دیا ہے۔ اب ڈارک ویب اور سوشل میڈیا کے ذریعے منشیات کی تجارت ہو رہی ہے، جو قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ یہ جدید طریقہ کار منشیات کے پھیلاؤ کو مزید تیز کر رہا ہے اور نوجوان نسل کو آسانی سے اس جال میں پھنسا رہا ہے۔[9]

2. منشیات کے استعمال کی وجوہات

منشیات کا استعمال ایک پیچیدہ سماجی اور نفسیاتی مسئلہ ہے جس کے پیچھے متعدد عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔ کوئی فرد محض شوق یا تجسس کی بنیاد پر اس طرف نہیں آتا بلکہ اس کے پس منظر میں سماجی، نفسیاتی، خاندانی اور تعلیمی عوامل کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ ان عوامل کو سمجھنا اس مسئلے کے مؤثر حل کے لیے نہایت ضروری ہے۔

2.1 سماجی عوامل

غربت

غربت منشیات کے استعمال کی ایک بنیادی وجہ ہے۔ جب افراد اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہوتے ہیں تو وہ ذہنی دباؤ اور مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں بعض افراد وقتی سکون حاصل کرنے کے لیے منشیات کا سہارا لیتے ہیں۔ تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ کم آمدنی والے طبقات میں منشیات کا رجحان زیادہ پایا جاتا ہے کیونکہ وہ معاشی مسائل سے نکلنے کے لیے کسی فوری "فرار" کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ مزید بر آں، غربت نہ صرف منشیات کے استعمال کو بڑھاتی ہے بلکہ اس کی خرید و فروخت میں ملوث ہونے کا بھی سبب بنتی ہے، کیونکہ بعض افراد اسے آمدنی کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔[10]

بے روزگاری

بے روزگاری نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کی ایک اہم وجہ ہے۔ جب تعلیم یافتہ نوجوان ملازمت حاصل نہیں کر پاتے تو وہ احساسِ ناکامی اور بے مقصدیت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ کیفیت انہیں منفی سرگرمیوں کی طرف لے جاتی ہے، جن میں منشیات کا استعمال نمایاں ہے۔ بے روزگار افراد کے پاس وقت زیادہ ہوتا ہے اور مصروفیت کم، جس کی وجہ سے وہ بری صحبت میں آکر منشیات کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ اس طرح بے روزگاری نہ صرف ایک معاشی مسئلہ ہے بلکہ ایک سماجی خطرہ بھی بن جاتی ہے۔[11]

بری صحبت: بری صحبت یا منفی ہم نشینی منشیات کے استعمال کی سب سے عام اور مؤثر وجہ ہے۔ نوجوان اکثر اپنے دوستوں کے اثر میں آکر منشیات کا استعمال شروع کرتے ہیں۔ ابتدا میں یہ عمل محض تجربہ یا تفریح کے طور پر ہوتا

ہے، مگر آہستہ آہستہ عادت بن جاتا ہے۔ تحقیقی مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نوجوان جن کے دوست منشیات استعمال کرتے ہیں، ان کے خود بھی اس میں مبتلا ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ اس لیے صحبت کا اثر انسانی شخصیت پر انتہائی گہرا ہوتا ہے۔[12]

2.2 نفسیاتی عوامل

ذہنی دباؤ

جدید دور میں ذہنی دباؤ (stress) ایک عام مسئلہ بن چکا ہے، جو افراد کو منشیات کی طرف دھکیلتا ہے۔ تعلیمی دباؤ، معاشی مشکلات اور سماجی توقعات انسان کو ذہنی طور پر کمزور کر دیتی ہیں۔ ایسے میں کچھ افراد سکون حاصل کرنے کے لیے نشہ آور اشیاء کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔ یہ عمل وقتی طور پر سکون فراہم کرتا ہے، مگر طویل مدت میں یہ دباؤ کو مزید بڑھا دیتا ہے اور انسان کو ایک خطرناک چکر میں پھنسا دیتا ہے۔[13]

ڈپریشن

ڈپریشن یا ذہنی افسردگی بھی منشیات کے استعمال کی ایک اہم وجہ ہے۔ جو افراد زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں یا مسلسل اداسی کا شکار رہتے ہیں، وہ اکثر منشیات کے ذریعے اپنے جذبات کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈپریشن اور منشیات کے استعمال کے درمیان گہرا تعلق موجود ہے، اور دونوں ایک دوسرے کو مزید شدید بنا دیتے ہیں۔ اس طرح منشیات ایک عارضی حل کے طور پر استعمال ہوتی ہیں، مگر حقیقت میں مسئلے کو مزید پیچیدہ بنا دیتی ہیں۔[14]

احساسِ محرومی

احساسِ محرومی یا احساسِ کمتری بھی ایک اہم نفسیاتی عامل ہے۔ جب افراد خود کو دوسروں سے کمتر سمجھتے ہیں یا انہیں معاشرے میں اپنی جگہ کمزور محسوس ہوتی ہے، تو وہ اپنی کمی کو پورا کرنے کے لیے منشیات کا سہارا لے سکتے ہیں۔ یہ احساس خاص طور پر نوجوانوں میں زیادہ پایا جاتا ہے، جو اپنی شناخت اور مقام کی تلاش میں ہوتے ہیں۔[15]

2.3 خاندانی عوامل

والدین کی عدم توجہ

خاندان انسان کی تربیت کا پہلا ادارہ ہے، اور والدین کی عدم توجہ بچوں کو منشیات کی طرف لے جا سکتی ہے۔ جب والدین بچوں کو وقت نہیں دیتے یا ان کی ضروریات کو نظر انداز کرتے ہیں، تو بچے جذباتی خلا کا شکار ہو

جاتے ہیں۔ یہ خلا انہیں باہر کے ماحول، خصوصاً بری صحبت، کی طرف مائل کرتا ہے۔ ایسے بچے اکثر اپنی مشکلات کو بیان نہیں کرپاتے اور منشیات کو ایک "خاموش ساتھی" کے طور پر اختیار کرلیتے ہیں۔

گھریلو تنازعات

گھریلو جھگڑے، طلاق، اور خاندانی عدم استحکام بھی منشیات کے استعمال کی بڑی وجوہات میں شامل ہیں۔ ایسے ماحول میں پلنے والے بچے ذہنی دباؤ اور خوف کا شکار ہوتے ہیں، جو انہیں نشے کی طرف لے جا سکتا ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ جن خاندانوں میں مسلسل تنازعات ہوتے ہیں، وہاں بچوں میں منشیات کے استعمال کا رجحان زیادہ ہوتا ہے۔[16]

2.4 تعلیمی و معاشرتی عوامل

تعلیمی اداروں میں رجحان

تعلیمی ادارے جہاں شخصیت سازی کا مرکز ہونے چاہئیں، بعض اوقات منشیات کے پھیلاؤ کا ذریعہ بھی بن جاتے ہیں۔ کالجز اور یونیورسٹیز میں بعض طلبہ محض تجسس یا دوستوں کے دباؤ میں آکر منشیات کا استعمال شروع کردیتے ہیں۔ یہ رجحان خاص طور پر ان اداروں میں زیادہ ہوتا ہے جہاں نگرانی کا نظام کمزور ہو۔[17]

میڈیا اور سوشل میڈیا کا کردار

میڈیا اور سوشل میڈیا بھی منشیات کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ فلموں، ڈراموں اور میوزک ویڈیوز میں منشیات کو اکثر ایک "فیشن" یا "اسٹیٹس" کے طور پر دکھایا جاتا ہے، جو نوجوانوں کو متاثر کرتا ہے۔ اسی طرح سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر منشیات کی تشہیر اور آن لائن خرید و فروخت نے اس مسئلے کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ یہ اثرات غیر محسوس انداز میں نوجوانوں کے ذہنوں کو متاثر کرتے ہیں اور انہیں اس خطرناک راستے کی طرف لے جاتے ہیں۔[18]

3. منشیات کے نقصانات

منشیات کا استعمال بظاہر وقتی سکون اور خوشی کا احساس دیتا ہے، مگر حقیقت میں یہ انسان کی زندگی کے ہر پہلو کو تباہ کردیتا ہے۔ اس کے اثرات نہ صرف فرد کی جسمانی اور ذہنی صحت پر مرتب ہوتے ہیں بلکہ اس کے اخلاق، روحانیت، خاندان، اور پورے معاشرے پر بھی گہرے منفی اثرات چھوڑتے ہیں۔ منشیات ایک ایسی خاموش بیماری ہے جو آہستہ آہستہ انسان کو اندر سے کھوکھلا کردیتی ہے اور اسے ایک بے بس حالت میں پہنچا دیتی ہے۔

3.1 جسمانی نقصانات

منشیات کے استعمال سے سب سے پہلے انسان کی جسمانی صحت متاثر ہوتی ہے۔ مختلف اقسام کی منشیات جسم کے مختلف اعضاء پر منفی اثر ڈالتی ہیں۔ مثال کے طور پر، ہیروئن اور دیگر اوپیئڈز نظامِ تنفس کو سست کر دیتے ہیں، جو بعض اوقات موت کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اسی طرح آئس دل کی دھڑکن کو تیز کر کے دل کے امراض پیدا کرتا ہے۔

منشیات کا مسلسل استعمال جگر، گردوں اور دماغ کو شدید نقصان پہنچاتا ہے۔ نشہ کرنے والے افراد اکثر کمزوری، وزن میں کمی، نیند کی کمی اور قوتِ مدافعت میں کمی کا شکار ہو جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ مختلف بیماریوں کا آسانی سے شکار بن جاتے ہیں ۔اس کے علاوہ، انجیکشن کے ذریعے منشیات لینے والے افراد میں ایڈز اور ہیپاٹائٹس جیسی خطرناک بیماریوں کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ یوں منشیات نہ صرف زندگی کے معیار کو گراتی ہیں بلکہ زندگی کے دورانیے کو بھی کم کر دیتی ہیں۔[19]

3.2 ذہنی و نفسیاتی اثرات

منشیات کا سب سے خطرناک اثر انسانی ذہن اور نفسیات پر پڑتا ہے۔ یہ دماغ کے کیمیائی نظام کو متاثر کر کے انسان کے خیالات، جذبات اور رویّوں کو بدل دیتی ہیں۔ ابتدا میں منشیات خوشی یا سکون کا احساس دیتی ہیں، مگر جلد ہی انسان ان کا عادی ہو جاتا ہے اور بغیر نشے کے معمول کی زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے۔

منشیات کے استعمال سے ڈپریشن، بے چینی، خوف اور شدید ذہنی بیماریوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ بعض افراد حقیقت سے دور ہو جاتے ہیں اور وہم یا فریب کا شکار ہو جاتے ہیں، جس سے ان کی سوچنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے ۔ یہ اثرات صرف فرد تک محدود نہیں رہتے بلکہ اس کے رویّے میں تبدیلی آتی ہے، جس کی وجہ سے اس کے تعلقات خراب ہو جاتے ہیں اور وہ معاشرتی طور پر الگ تھلگ ہو جاتا ہے۔ یوں منشیات انسان کو ذہنی طور پر کمزور اور غیر متوازن بنا دیتی ہیں۔[20]

3.3 اخلاقی و روحانی نقصانات

اسلامی نقطۂ نظر سے منشیات کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ انسان کی اخلاقی اور روحانی حالت کو تباہ کر دیتی ہیں۔ نشہ انسان کی عقل کو متاثر کرتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ اچھے اور برے میں تمیز کھو دیتا ہے۔ ایسا شخص جھوٹ، دھوکہ دہی، اور دیگر غیر اخلاقی اعمال میں ملوث ہو سکتا ہے، کیونکہ اس کی اخلاقی حس کمزور ہو جاتی ہے۔ روحانی اعتبار سے بھی منشیات انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتی ہیں۔ نشہ کرنے والا فرد عبادات میں سستی

کرتا ہے، نماز اور دیگر دینی فرائض سے غافل ہو جاتا ہے، اور اس کا دل ذکرِ الٰہی سے خالی ہو جاتا ہے۔ اسلام میں عقل کو ایک بڑی نعمت قرار دیا گیا ہے، اور منشیات اس نعمت کو متاثر کر کے انسان کو روحانی زوال کی طرف لے جاتی ہیں۔[21]

یوں منشیات نہ صرف جسم اور ذہن کو بلکہ انسان کی روح اور ایمان کو بھی نقصان پہنچاتی ہیں، جو ایک مسلمان کے لیے انتہائی تشویشناک امر ہے۔

3.4 معاشرتی و معاشی اثرات

منشیات کا استعمال فرد تک محدود نہیں رہتا بلکہ پورے معاشرے کو متاثر کرتا ہے۔ ایک نشے کا عادی شخص اپنے خاندان کے لیے بوجھ بن جاتا ہے۔ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر پاتا، جس کے نتیجے میں خاندانی نظام متاثر ہوتا ہے۔ اکثر ایسے افراد اپنی آمدنی کا بڑا حصہ منشیات پر خرچ کرتے ہیں، جس سے معاشی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ معاشرتی سطح پر منشیات کا پھیلاؤ صحت کے نظام پر بوجھ بڑھاتا ہے، کیونکہ نشہ کرنے والے افراد کو علاج اور بحالی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ، کام کرنے کی صلاحیت میں کمی کی وجہ سے قومی پیداوار بھی متاثر ہوتی ہے۔ منشیات کے باعث معاشرے میں بے چینی، عدم تحفظ اور بداعتمادی کا ماحول پیدا ہوتا ہے، جو سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ یوں یہ مسئلہ ایک فرد سے بڑھ کر پورے معاشرے کے لیے خطرہ بن جاتا ہے۔[22]

3.5 جرائم میں اضافہ

منشیات اور جرائم کے درمیان گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ نشے کے عادی افراد اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے چوری، ڈکیتی اور دیگر جرائم کا سہارا لیتے ہیں۔ اسی طرح منشیات کی غیر قانونی تجارت خود ایک بڑا جرائم پیشہ نیٹ ورک بن چکی ہے، جو عالمی سطح پر امن و امان کے لیے خطرہ ہے۔ تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ منشیات کے استعمال سے انسان کی فیصلہ سازی کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ غیر قانونی اور خطرناک سرگرمیوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں منشیات کا استعمال زیادہ ہوتا ہے، وہاں جرائم کی شرح بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس طرح منشیات نہ صرف فرد کی زندگی کو تباہ کرتی ہیں بلکہ معاشرے میں بدامنی اور انتشار کا سبب بھی بنتی ہیں۔[23]

4. اسلامی تعلیمات میں منشیات کی ممانعت

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی حفاظت کو یقینی بناتا ہے۔ منشیات چونکہ انسانی عقل، صحت اور معاشرتی نظام کو نقصان پہنچاتی ہیں، اس لیے اسلام نے ان کی سختی سے ممانعت

کی ہے۔ اگرچہ قرآن مجید میں لفظ "منشیات" براہِ راست استعمال نہیں ہوا، مگر شراب اور ہر نشہ آور چیز کی حرمت واضح طور پر بیان کی گئی ہے، جس کا اطلاق تمام جدید منشیات پر بھی ہوتا ہے۔

4.1 قرآن مجید کی روشنی میں

شراب اور نشہ آور اشیاء کی حرمت

قرآن مجید میں شراب (خمر) کو واضح طور پر حرام قرار دیا گیا ہے، اور اس کی ممانعت تدریجی انداز میں کی گئی۔ سب سے جامع حکم سورۃ المائدہ میں بیان ہوا:

آیت: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ[24]

(اے ایمان والو! بے شک شراب، جوا، بت اور فال نکالنے کے تیر سب ناپاک شیطانی کام ہیں، پس ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔)

اس آیت میں "خمر" سے مراد ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے، یعنی نشہ آور ہو۔ مفسرین کے مطابق یہ حکم صرف شراب تک محدود نہیں بلکہ ہر قسم کی نشہ آور اشیاء پر لاگو ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک اور آیت میں فرمایا گیا:

آیت: يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا[25]

(وہ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں، مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ ہے۔)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اگر کسی چیز میں وقتی فائدہ بھی ہو، لیکن اس کا نقصان زیادہ ہو تو اسلام اسے ممنوع قرار دیتا ہے۔ یہی اصول منشیات پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

4.2 احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

ہر نشہ آور چیز کی حرمت

نبی کریم ﷺ نے نہایت واضح انداز میں ہر نشہ آور چیز کو حرام قرار دیا ہے:

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ[26]

(ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔)

یہ حدیث ایک جامع اصول فراہم کرتی ہے، جس کے تحت ہر قسم کی جدید منشیات بھی حرام قرار پاتی ہیں، چاہے ان کا نام یا شکل کچھ بھی ہو۔

ایک اور حدیث میں فرمایا:

حدیث:

مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ[27]

(جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔)

منشیات چونکہ عقل کو متاثر کرتی ہیں، اس لیے ان کی ممانعت دراصل انسانی شعور اور فہم کی حفاظت کے لیے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں نشہ آور اشیاء کو سختی سے روکا گیا ہے۔

4.3 فقہی آراء

ائمہ اربعہ کے نظریات

ائمہ اربعہ (امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، اور امام احمد بن حنبلؒ) کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

- **امام ابو حنیفہؒ** کے نزدیک ہر وہ چیز جو نشہ پیدا کرے، خمر کے حکم میں ہے۔
- **امام شافعیؒ** اور **امام احمدؒ** نے بھی ہر قسم کی نشہ آور اشیاء کو حرام قرار دیا ہے، چاہے وہ مائع ہوں یا جامد۔
- **امام مالکؒ** کے مطابق بھی نشہ آور اشیاء کا استعمال قطعاً ناجائز ہے۔

یہ اجماع اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام میں منشیات کی کوئی گنجائش نہیں۔

جدید فقہی مسائل

جدید دور میں نئی قسم کی منشیات جیسے ہیروئن، آئس، اور دیگر کیمیکل ڈرگز سامنے آئی ہیں۔ معاصر علماء نے ان سب کو "خمر" کے حکم میں شامل کرتے ہوئے حرام قرار دیا ہے، کیونکہ ان کا اثر بھی عقل کو زائل کرنا ہے۔[28]

فقہی اصول یہ ہے کہ:

العبرة بالمعاني لا بالأسماء[29]

(یعنی حکم کا دارومدار حقیقت پر ہوتا ہے، نام پر نہیں۔)

لہٰذا ہر وہ چیز جو نشہ پیدا کرے، چاہے اس کا نام کچھ بھی ہو، شریعت میں ممنوع ہے۔

4.4 مقاصدِ شریعت

اسلامی شریعت کے بنیادی مقاصد (Maqasid al-Shariah) میں انسان کی بنیادی ضروریات کی حفاظت شامل ہے، جن میں "حفظ العقل" اور "حفظ النفس" خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

حفظ العقل (عقل کی حفاظت)

عقل انسان کو دیگر مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔ منشیات عقل کو متاثر کر کے انسان کو سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سے محروم کر دیتی ہیں۔ اسی لیے اسلام نے ہر اس چیز کو حرام قرار دیا جو عقل کو نقصان پہنچائے۔

حفظ النفس (جان کی حفاظت)

اسلام انسانی جان کی حفاظت کو بنیادی مقصد قرار دیتا ہے۔ منشیات کا استعمال نہ صرف صحت کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ بعض اوقات موت کا سبب بھی بنتا ہے۔

قرآن میں فرمایا گیا:

وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا[30]

(اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔)

یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ ہر وہ عمل جو انسان کی جان کو خطرے میں ڈالے، ممنوع ہے، اور منشیات بھی اسی زمرے میں آتی ہیں۔

اسلامی تعلیمات واضح طور پر منشیات کی ممانعت کرتی ہیں، کیونکہ یہ انسان کی عقل، صحت، اخلاق اور روحانیت کو تباہ کرتی ہیں۔ قرآن و حدیث، فقہی آراء اور مقاصدِ شریعت سب اس بات پر متفق ہیں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اس لیے ایک اسلامی معاشرے میں منشیات کے خلاف جدوجہد نہ صرف سماجی ذمہ داری ہے بلکہ ایک دینی فریضہ بھی ہے۔

5. منشیات کے سدباب کے اسلامی اصول

اسلام ایک ایسا مکمل نظامِ حیات پیش کرتا ہے جو نہ صرف برائیوں سے روکتا ہے بلکہ ان کے سدباب کے لیے عملی اور روحانی طریقے بھی فراہم کرتا ہے۔ منشیات کے مسئلے کا حل صرف قانونی اقدامات تک محدود نہیں بلکہ اس کے لیے فرد کی اخلاقی، روحانی اور سماجی تربیت ضروری ہے۔ اسلامی تعلیمات میں ایسے اصول موجود ہیں جو انسان کو اندرونی طور پر مضبوط بنا کر اسے ہر قسم کی برائی، خصوصاً منشیات سے بچاتے ہیں۔

5.1 تزکیۂ نفس کا تصور

تزکیۂ نفس کا مطلب ہے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرنا اور اسے نیکی کی طرف مائل کرنا۔ قرآن مجید میں اس کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے:

آیت:

قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا[31]

(بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا، اور وہ ناکام ہوا جس نے اسے آلودہ کیا۔)

تزکیۂ نفس انسان کے اندر خود احتسابی پیدا کرتا ہے، جس کے ذریعے وہ اپنے اعمال کا جائزہ لیتا ہے اور برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ منشیات جیسی لعنت سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور خواہشات پر کنٹرول حاصل کرے۔

5.2 تقویٰ اور خوفِ خدا

تقویٰ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے بچتے ہوئے زندگی گزارنا۔ یہ انسان کے دل میں ایک ایسا احساس پیدا کرتا ہے جو اسے ہر برائی سے روکتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ[32]

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔)

جب انسان کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہو جاتا ہے تو وہ چھپی اور کھلی ہر برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ منشیات کا استعمال چونکہ ایک حرام عمل ہے، اس لیے تقویٰ انسان کو اس سے دور رکھتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ[33]

(کہیں بھی ہو، اللہ سے ڈرتے رہو۔)

یہ حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ حقیقی پرہیزگاری انسان کو ہر حالت میں برائی سے بچاتی ہے۔

5.3 اچھے ماحول اور صحبت کی اہمیت

اسلام میں نیک صحبت کی بڑی اہمیت ہے، کیونکہ انسان اپنے ماحول سے بہت متاثر ہوتا ہے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم[34]

(اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھو جو اپنے رب کو پکارتے ہیں۔)

نبی کریم ﷺ نے اچھی اور بری صحبت کی مثال یوں بیان فرمائی:

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسُّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ[35]

(نیک اور برے ساتھی کی مثال خوشبو بیچنے والے اور لوہار کی طرح ہے۔)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اچھی صحبت انسان کو نیکی کی طرف لے جاتی ہے جبکہ بری صحبت برائی، حتیٰ کہ منشیات جیسے گناہوں کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ لہٰذا منشیات کے سدباب کے لیے ضروری ہے کہ انسان نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے اور برے ماحول سے خود کو دور رکھے۔

5.4 عبادات کا کردار

اسلامی عبادات انسان کی روحانی تربیت کا ذریعہ ہیں اور اسے برائیوں سے بچاتی ہیں۔

نماز

نماز انسان کو گناہوں سے روکتی ہے :إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ[36]

(بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔)

نماز انسان میں نظم و ضبط، صبر اور اللہ سے تعلق پیدا کرتی ہے، جو اسے منشیات جیسی برائیوں سے بچانے میں مدد دیتی ہے۔

روزہ

روزہ انسان میں ضبطِ نفس (self-control) پیدا کرتا ہے، جو منشیات سے بچنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔

الصِّيَامُ جُنَّةٌ[37]

(روزہ ڈھال ہے۔)

یہ ڈھال انسان کو خواہشات کے غلبے سے بچاتی ہے اور اسے گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

ذکر و دعا

اللہ کا ذکر دل کو سکون دیتا ہے اور انسان کو ذہنی و روحانی طور پر مضبوط بناتا ہے:

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ[38]

(خبردار! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔)

جب انسان کو حقیقی سکون ذکرِ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے تو وہ مصنوعی سکون (منشیات) کی طرف مائل نہیں ہوتا۔

5.5 امر بالمعروف و نہی عن المنکر

اسلامی معاشرے کی ایک اہم ذمہ داری ہے کہ وہ نیکی کو فروغ دے اور برائی کو روکے۔

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ[39]

(اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ[40]

(تم میں سے جو شخص منکر (ناقابل قبول کام) دیکھے اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ (قوت) سے بدل دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (اسے برا سمجھے اور اس کے بدلنے کی مثبت تدبیر سوچے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔)

یہ اصول منشیات کے خاتمے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اگر معاشرہ اجتماعی طور پر اس برائی کے خلاف کھڑا ہو جائے تو اس کا سدباب ممکن ہے۔

اسلامی تعلیمات منشیات کے سدباب کے لیے ایک جامع نظام فراہم کرتی ہیں، جس میں فرد کی اصلاح، روحانی تربیت، اور معاشرتی ذمہ داری سب شامل ہیں۔ تزکیۂ نفس، تقویٰ، نیک صحبت، عبادات، اور امر بالمعروف جیسے اصول انسان کو اندرونی طور پر مضبوط بنا کر اسے منشیات جیسی برائیوں سے بچاتے ہیں۔ یہی اصول ایک صحت مند، پاکیزہ اور متوازن معاشرے کے قیام کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

6. موجودہ دور میں منشیات کے خلاف اقدامات

منشیات کے بڑھتے ہوئے استعمال نے عالمی سطح پر حکومتوں، اداروں اور معاشروں کو متحرک کیا ہے کہ وہ اس مسئلے کے حل کے لیے مؤثر اقدامات کریں۔ موجودہ دور میں منشیات کے خلاف جدوجہد صرف ایک ملک تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے، جس کے سدباب کے لیے قانونی، تعلیمی، سماجی اور طبی سطح پر مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

6.1 پاکستان میں قانونی اقدامات

پاکستان میں منشیات کے خاتمے کے لیے مختلف قوانین اور پالیسیاں نافذ کی گئی ہیں، جن کا مقصد منشیات کی پیداوار، ترسیل اور استعمال کو روکنا ہے۔

انسدادِ منشیات قوانین: پاکستان میں Control of Narcotic Substances Act, 1997 ایک اہم قانون ہے، جس کے تحت منشیات کی خرید و فروخت، اسمگلنگ اور استعمال کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس قانون کے مطابق منشیات سے متعلق جرائم پر سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں، جن میں قید اور جرمانہ شامل ہیں۔[41]

اس کے علاوہ Anti-Narcotics Force (ANF) ایک اہم ادارہ ہے جو ملک میں منشیات کے خلاف کارروائیاں کرتا ہے اور اسمگلنگ کے نیٹ ورکس کو توڑنے کی کوشش کرتا ہے۔[42]

حکومتی پالیسیاں

پاکستانی حکومت نے مختلف پالیسیز اور پروگرامز متعارف کروائے ہیں، جیسے National Anti-Narcotics Policy (2019)، جس کا مقصد منشیات کی طلب اور رسد دونوں کو کم کرنا ہے۔ اس پالیسی میں آگاہی مہمات، علاج کے مراکز، اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی استعداد بڑھانے پر زور دیا گیا ہے۔ تاہم، ان اقدامات کے باوجود چیلنجز موجود ہیں، جیسے سرحدی اسمگلنگ، وسائل کی کمی، اور عوامی شعور کا فقدان۔[43]

6.2 بین الاقوامی کوششیں

منشیات کے مسئلے کے حل کے لیے عالمی سطح پر بھی کئی ادارے اور تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔

عالمی ادارہ صحت (WHO)

World Health Organization منشیات کے استعمال کو ایک صحت کے مسئلے کے طور پر دیکھتا ہے اور اس کے علاج و بحالی پر زور دیتا ہے۔ WHO مختلف ممالک کو رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ وہ نشہ کے عادی افراد کے لیے مؤثر علاج اور بحالی کے پروگرامز تیار کریں۔ یہ ادارہ نقصان میں کمی کے اصول پر بھی کام کرتا ہے، جس کا مقصد منشیات کے مضر اثرات کو کم کرنا ہے۔[44]

اقوام متحدہ (UNODC)

United Nations Office on Drugs and Crime منشیات اور جرائم کے خلاف عالمی سطح پر کام کرنے والا ایک اہم ادارہ ہے۔ یہ ہر سال World Drug Report جاری کرتا ہے، جس میں منشیات کے عالمی رجحانات اور مسائل کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

UNODC مختلف ممالک کے ساتھ مل کر منشیات کی اسمگلنگ روکنے، قانون نافذ کرنے والے اداروں کو تربیت دینے، اور پالیسی سازی میں مدد فراہم کرتا ہے۔[45]

6.3 تعلیمی اداروں کا کردار

تعلیمی ادارے منشیات کے سدباب میں بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں، کیونکہ یہ نوجوانوں کی تربیت کا مرکز ہوتے ہیں۔

اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں آگاہی پروگرامز، سیمینارز اور ورکشاپس کے ذریعے طلبہ کو منشیات کے نقصانات سے آگاہ کیا جا سکتا ہے۔ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن طلبہ کو ابتدائی عمر میں منشیات کے خطرات کے بارے میں تعلیم دی جاتی ہے، ان میں اس کے استعمال کا رجحان کم ہوتا ہے۔

مزید برآں، تعلیمی اداروں میں کونسلنگ سروسز فراہم کرنا بھی ضروری ہے تاکہ ذہنی دباؤ یا دیگر مسائل کا شکار طلبہ کو بروقت مدد دی جا سکے۔ اس طرح تعلیمی ادارے ایک محفوظ اور مثبت ماحول فراہم کر کے منشیات کے پھیلاؤ کو روک سکتے ہیں۔[46]

6.4 میڈیا اور سول سوسائٹی کا کردار

میڈیا اور سول سوسائٹی منشیات کے خلاف شعور بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعے عوام کو منشیات کے نقصانات، قانونی سزاؤں اور علاج کے طریقوں کے بارے میں آگاہ کیا جا سکتا ہے۔ مؤثر مہمات، ڈاکیومنٹریز اور عوامی پیغامات لوگوں کے رویّوں میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں۔

سول سوسائٹی کی تنظیمیں، جیسے غیر سرکاری تنظیمیں (NGOs)، بھی منشیات کے عادی افراد کی بحالی، آگاہی مہمات اور کمیونٹی سپورٹ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ تنظیمیں حکومت اور عوام کے درمیان ایک پل کا کام کرتی ہیں اور مقامی سطح پر مسائل کے حل میں مدد دیتی ہیں۔

تاہم، میڈیا کا منفی کردار بھی ہو سکتا ہے اگر وہ منشیات کو "فیشن" یا "تفریح" کے طور پر پیش کرے، اس لیے ذمہ دارانہ صحافت نہایت ضروری ہے۔[47]

6.5 بحالی مراکز (Rehabilitation Centers)

منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے لیے بحالی مراکز (rehabilitation centers) نہایت اہم ہیں۔ یہ مراکز طبی علاج، نفسیاتی کونسلنگ، اور سماجی بحالی کی خدمات فراہم کرتے ہیں۔

تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ افراد جو بحالی پروگرامز میں شامل ہوتے ہیں، ان کے دوبارہ نشے کی طرف جانے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

پاکستان میں بھی سرکاری اور نجی سطح پر کئی بحالی مراکز قائم ہیں، مگر ان کی تعداد اور معیار کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ ان مراکز میں نہ صرف علاج بلکہ مریضوں کی اخلاقی اور روحانی تربیت بھی کی جانی چاہیے تاکہ وہ معاشرے میں ایک صحت مند زندگی گزار سکیں۔

موجودہ دور میں منشیات کے خلاف اقدامات ایک ہمہ جہتی حکمتِ عملی پر مبنی ہیں، جن میں قانونی اقدامات، بین الاقوامی تعاون، تعلیمی کردار، میڈیا کی شمولیت، اور بحالی مراکز شامل ہیں۔ اگرچہ ان اقدامات نے کچھ حد تک مثبت نتائج دیے ہیں، مگر اس مسئلے کے مکمل حل کے لیے حکومت، معاشرہ اور فرد سب کو مل کر کام کرنا ہوگا۔[48]

7. اسلامی نقطۂ نظر سے حل اور تجاویز

منشیات کا مسئلہ محض ایک طبی یا قانونی چیلنج نہیں بلکہ ایک ہمہ جہتی بحران ہے، جس کے حل کے لیے اسلامی تعلیمات ایک جامع اور متوازن رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ اسلام نہ صرف برائیوں سے روکتا ہے بلکہ ان کے سدباب کے لیے عملی اور اخلاقی اصول بھی دیتا ہے۔ منشیات کے خاتمے کے لیے فرد، خاندان، معاشرہ، ریاست اور دینی اداروں سب کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

7.1 انفرادی سطح پر اصلاح

اسلامی تعلیمات میں اصلاح کا آغاز فرد کی ذات سے ہوتا ہے۔ جب تک انسان خود اپنی اصلاح کی کوشش نہ کرے، بیرونی اقدامات مؤثر ثابت نہیں ہوتے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ-وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗۚ-وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ[49]

(بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے)

یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ منشیات سے بچنے کے لیے سب سے پہلے انسان کو اپنی سوچ، عادات اور طرزِ زندگی کو بدلنا ہوگا۔ تزکیۂ نفس، تقویٰ اور خود احتسابی وہ بنیادی اصول ہیں جو انسان کو برائیوں سے دور رکھتے ہیں۔ تحقیقی طور پر بھی یہ ثابت ہوا ہے کہ وہ افراد جو مذہبی وابستگی اور خود نظم وضبط رکھتے ہیں، ان میں منشیات کے استعمال کا رجحان کم ہوتا ہے۔[50]

7.2 خاندانی سطح پر کردار

خاندان انسانی زندگی کا بنیادی ستون ہے، اور بچوں کی تربیت میں اس کا کردار انتہائی اہم ہے۔ اگر گھر کا ماحول مثبت، محبت بھرا اور دینی اقدار سے مزین ہو تو بچے منفی سرگرمیوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی نگرانی کریں، ان کے مسائل کو سمجھیں اور انہیں دینی و اخلاقی تعلیم دیں۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ مضبوط خاندانی روابط نوجوانوں کو منشیات سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

اگر والدین بچوں کو وقت نہ دیں یا گھریلو ماحول کشیدہ ہو تو بچے باہر کی دنیا میں سہارا تلاش کرتے ہیں، جو اکثر انہیں بری صحبت اور منشیات کی طرف لے جاتی ہے۔ لہٰذا خاندان کو ایک مضبوط اور محفوظ ماحول فراہم کرنا چاہیے۔[51]

7.3 معاشرتی اصلاح

اسلام ایک اجتماعی دین ہے جو معاشرتی اصلاح پر زور دیتا ہے۔ ایک صحت مند معاشرہ وہ ہوتا ہے جہاں نیکی کو فروغ دیا جائے اور برائی کو روکا جائے۔

منشیات کے خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ معاشرہ اجتماعی طور پر اس کے خلاف کھڑا ہو۔ علماء، اساتذہ، میڈیا اور سماجی کارکنان کو مل کر شعور بیدار کرنا ہوگا۔ تحقیقی رپورٹس کے مطابق، کمیونٹی بیسڈ پروگرامز (community-based programs) منشیات کے خلاف آگاہی پیدا کرنے میں مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کا اصول اسی مقصد کے لیے دیا گیا ہے، تاکہ معاشرہ برائیوں کے خلاف متحد ہو کر کام کرے۔[52]

7.4 ریاستی سطح پر اقدامات

ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شہریوں کی جان، مال اور اخلاق کی حفاظت کرے۔ منشیات کے خلاف مؤثر قانون سازی، سخت سزا اور نگرانی کا نظام ضروری ہے۔

پاکستان سمیت کئی ممالک نے انسدادِ منشیات کے قوانین متعارف کرائے ہیں، مگر ان پر مؤثر عمل درآمد کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کو بحالی مراکز، آگاہی مہمات اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے پر بھی توجہ دینی چاہیے۔

تحقیقی طور پر یہ ثابت ہوا ہے کہ وہ ممالک جہاں مضبوط قانونی نظام اور سماجی فلاحی پالیسیاں موجود ہیں، وہاں منشیات کا استعمال کم ہوتا ہے۔ اسلامی ریاست کے تصور میں بھی یہ شامل ہے کہ وہ معاشرے کو برائیوں سے پاک رکھنے کے لیے عملی اقدامات کرے اور عوام کی اصلاح کا ذریعہ بنے۔[53]

7.5 دینی اداروں اور علماء کا کردار

دینی ادارے اور علماء معاشرے کی اخلاقی اور روحانی رہنمائی کرتے ہیں، اس لیے ان کا کردار منشیات کے خاتمے میں نہایت اہم ہے۔ مساجد، مدارس اور مذہبی اجتماعات کے ذریعے لوگوں کو منشیات کے نقصانات اور اس کی حرمت کے بارے میں آگاہ کیا جا سکتا ہے۔

علماء کو چاہیے کہ وہ اپنے خطبات اور دروس میں اس مسئلے کو اجاگر کریں اور قرآن و سنت کی روشنی میں اس کی ممانعت بیان کریں۔ تحقیقی مطالعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذہبی رہنما (religious leaders) کمیونٹی میں رویّوں کی تبدیلی لانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

مزید برآں، دینی ادارے بحالی مراکز کے ساتھ تعاون کرکے نشے کے عادی افراد کی اصلاح اور بحالی میں بھی مدد کرسکتے ہیں۔ اس طرح مذہب نہ صرف نظریاتی رہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ عملی حل بھی پیش کرتا ہے۔[54]

اسلامی نقطۂ نظر سے منشیات کے مسئلے کا حل ایک جامع اور ہمہ جہتی حکمتِ عملی میں پوشیدہ ہے، جس میں فرد، خاندان، معاشرہ، ریاست اور دینی ادارے سب شامل ہیں۔انفرادی اصلاح، خاندانی تربیت، معاشرتی شعور، ریاستی اقدامات اور دینی رہنمائی مل کر ایک ایسا ماحول پیدا کرسکتے ہیں جہاں منشیات جیسی برائی کا خاتمہ ممکن ہو۔ اسلامی تعلیمات کا اصل مقصد ایک پاکیزہ، متوازن اور صحت مند معاشرہ قائم کرنا ہے، اور منشیات کے خلاف جدوجہد اسی مقصد کی طرف ایک اہم قدم ہے۔

نتیجہ

اس تحقیق میں منشیات کے استعمال کے مسئلے کو ایک ہمہ جہتی (multi-dimensional) مسئلے کے طور پر دیکھا گیا ہے جس کے سماجی، نفسیاتی، خاندانی، معاشی اور اخلاقی پہلو موجود ہیں۔ مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ منشیات کا پھیلاؤ محض ایک انفرادی کمزوری نہیں بلکہ ایک پیچیدہ سماجی مسئلہ ہے جو مختلف عوامل کے اشتراک سے جنم لیتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کے تناظر میں یہ بات واضح ہوئی ہے کہ اسلام نہ صرف منشیات کو حرام قرار دیتا ہے بلکہ اس کے سدباب کے لیے ایک مکمل نظام بھی فراہم کرتا ہے، جس میں تزکیۂ نفس، تقویٰ، نیک صحبت، عبادات اور امر بالمعروف جیسے اصول شامل ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں ہر نشہ آور چیز ممنوع ہے کیونکہ یہ عقل، جو انسان کی بنیادی خصوصیت ہے، کو متاثر کرتی ہے۔

اہم نتائج

اس تحقیق سے درج ذیل اہم نتائج اخذ کیے گئے ہیں:

- منشیات کا استعمال ایک عالمی اور بڑھتا ہوا سماجی مسئلہ ہے جو خصوصاً نوجوان نسل کو متاثر کر رہا ہے۔
- غربت، بے روزگاری، بری صحبت، ذہنی دباؤ اور خاندانی مسائل منشیات کے استعمال کی بنیادی وجوہات ہیں۔
- منشیات جسمانی صحت کو شدید نقصان پہنچاتی ہیں اور مہلک بیماریوں کا سبب بنتی ہیں۔

- ذہنی اور نفسیاتی اثرات میں ڈپریشن، اضطراب، اور شخصیت کا بگاڑ شامل ہے۔
- اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر نشہ آور چیز حرام ہے، جیسا کہ قرآن وحدیث میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔
- ائمہ اربعہ اور فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمام نشہ آور اشیاء ممنوع ہیں۔
- منشیات معاشرے میں جرائم، بدامنی اور خاندانی ٹوٹ پھوٹ کا باعث بنتی ہیں۔
- موجودہ دور میں منشیات کے خلاف حکومتی اور بین الاقوامی کوششیں موجود ہیں، لیکن ان پر مزید مؤثر عمل درآمد کی ضرورت ہے۔
- اسلامی اصولوں پر مبنی تربیتی نظام منشیات کے سدباب میں زیادہ مؤثر اور پائیدار ثابت ہو سکتا ہے۔

سفارشات

اس تحقیق کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

انفرادی سطح پر

- افراد کو چاہیے کہ وہ اپنی روحانی اور اخلاقی تربیت پر توجہ دیں۔
- نماز، روزہ، ذکر اور دعا کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں تاکہ ذہنی اور روحانی مضبوطی حاصل ہو۔
- بری صحبت اور منفی ماحول سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

خاندانی سطح پر

- والدین بچوں کی تربیت اور نگرانی پر خصوصی توجہ دیں۔
- گھریلو ماحول کو پر امن، محبت بھرا اور دینی اقدار پر مبنی بنایا جائے۔
- بچوں کے مسائل کو سمجھ کر ان کی بروقت رہنمائی کی جائے۔

معاشرتی سطح پر

- معاشرے میں آگاہی مہمات کے ذریعے منشیات کے نقصانات کو اجاگر کیا جائے۔
- میڈیا کو مثبت کردار ادا کرنا چاہیے اور منشیات کی تشہیر سے اجتناب کرنا چاہیے۔
- کمیونٹی لیڈرز اور سماجی تنظیمیں فعال کردار ادا کریں۔

ریاستی سطح پر

- انسدادِ منشیات قوانین پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے۔
- بحالی مراکز (Rehabilitation Centers) کو بہتر اور فعال بنایا جائے۔

- نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع بڑھائے جائیں تاکہ وہ منفی سرگرمیوں سے بچ سکیں۔

دینی اداروں کے لیے

- علماء کرام اپنے خطبات اور دروس میں منشیات کے خلاف شعور بیدار کریں۔
- مساجد اور مدارس کو اصلاحی مراکز کے طور پر استعمال کیا جائے۔
- اسلامی تعلیمات کو عملی زندگی سے جوڑ کر پیش کیا جائے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ منشیات کا مسئلہ صرف قانون یا علاج سے مکمل طور پر حل نہیں ہو سکتا، بلکہ اس کے لیے ایک جامع اخلاقی، دینی اور سماجی نظام کی ضرورت ہے۔ اسلام ایک ایسا مکمل ضابطۂ حیات فراہم کرتا ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کو منشیات جیسی برائی سے محفوظ رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگر اسلامی اصولوں کو عملی طور پر نافذ کیا جائے تو ایک صحت مند، پرامن اور متوازن معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

1. Usman, A. H., Wazir, R., Rosman, S. Z., Hadi, A., Awang, S. S., & Salleh, N. M. (2022). Drugs In Quranic Perspective: An Overview. el Harakah: Jurnal Budaya Islam, 24(1).
2. Kamarulzaman, A., & Saifuddeen, S. M. (2010). Islam and harm reduction. International Journal of Drug Policy, 21(2), 115-118.
3. World Health Organization. (2021). Global patient safety action plan 2021-2030: towards eliminating avoidable harm in health care. World Health Organization.
4. Ali, M. (2014). Perspectives on drug addiction in Islamic history and theology. Religions, 5(3), 912-928.
5. United Nations Office on Drugs and Crime. (2023). World drug report 2023. https://www.unodc.org/unodc/en/data-and-analysis/world-drug-report-2023.html
6. National Institute on Drug Abuse. (2020, July 6). Drugs, brains, and behavior: The science of addiction. https://nida.nih.gov/research-topics/addiction-science/drugs-brain-behavior-science-of-addiction
7. Booth, M. (1999). Opium: A history. Macmillan.
8. Hamarneh, S. (1972). Pharmacy in medieval Islam and the history of drug addiction. Medical history, 16(3), 226-237.
9. Alexander, B. K. (2018). Addiction: A structural problem of modern global society. In The Routledge handbook of philosophy and science of addiction (pp. 501-510). Routledge.
10. Silverman, K., Holtyn, A. F., & Toegel, F. (2019). The utility of operant conditioning to address poverty and drug addiction. Perspectives on Behavior Science, 42(3), 525-546.

11. Henkel, D. (2011). Unemployment and substance use: a review of the literature (1990-2010). Current drug abuse reviews, 4(1), 4-27.
12. Mayes, L. C., & Suchman, N. E. (2015). Developmental pathways to substance abuse. Developmental psychopathology: Volume three: Risk, disorder, and adaptation, 599-619.
13. Sinha, R. (2008). Chronic stress, drug use, and vulnerability to addiction. Annals of the new York Academy of Sciences, 1141(1), 105-130.
14. Volkow, N. D., Baler, R. D., Compton, W. M., & Weiss, S. R. (2014). Adverse health effects of marijuana use. New England Journal of Medicine, 370(23), 2219-2227.
15. O’Brien, C. P. (2006). Drug addiction and drug abuse. Goodman and Gilman’s the pharmacological basis of therapeutics, 11, 607-627.
16. Oliver, J. A., MacQueen, D. A., & Drobes, D. J. (2013). Deprivation, craving and affect: Intersecting constructs in addiction. Principles of addiction: Comprehensive addictive behaviors and disorders, 395-403.
17. NIDA, A. (2014). Drugs, brains, and behavior: The science of addiction. National Institute on Drug Abuse North Bethesda.
18. Kim, S. J., Marsch, L. A., Hancock, J. T., & Das, A. K. (2017). Scaling up research on drug abuse and addiction through social media big data. Journal of medical Internet research, 19(10), e353.
19. Ranjha, U. T., Awan, H. H., & Khan, F. (2025). Investigating the physical effects of drug abuse on the human body. ASSAJ, 3(02), 192-201.
20. Wani, M. A., & Sankar, R. (2016). Impact of drug addiction on mental health. Journal of Mental Disorder and Treatment, 2(1), 1-3.
21. Walker, R., Godlaski, T. M., & Staton-Tindall, M. (2013). Spirituality, drugs, and alcohol: A philosophical analysis. Substance Use & Misuse, 48(12), 1233-1245.
22. Hanan, F., Ullah, A., & Shah, M. (2012). Does drug addiction have economic effects on the family of addicts. Global journal of interdisciplinary social sciences, 1(1), 1-9.
23. Nordstrom, B. R., & Dackis, C. A. (2011). Drugs and crime. The Journal of Psychiatry & Law, 39(4), 663-687.

24. المائدہ5:90

25. البقرہ2:219

26. ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث۔ سنن ابوداؤد۔ کتاب الأشربۃ، حدیث:3685۔

27. ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی۔ سنن ابن ماجہ. کتاب الأشربۃ، حدیث:3393۔

28. Sattari, M., & Mashayekhi, S. (2012). Islam and addiction.
29. Al-Zuhayli, M. M. (2006). Al-Qawa'id al-Fiqhiyyah wa Tatbiqatuha fi al-madhahib al-Arba'ah. Damaskus: Dar Al-Fikr. Juz, 1.

30. النساء4:29

31. الشمس91:9-10

32. آل عمران3:102
33. دارمی، عبداللہ بن عبدالرحمن۔ سنن دارمی، کتاب الرقاق، باب فی حسن الخلق، حدیث:2826۔
34. الکہف18:28
35. مسلم، ابن الحجاج النیشاپوری۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب مجالسۃ الصالحین ومجانبۃ قرناء السوء، حدیث:2628۔
36. العنکبوت29:45
37. ترمذی، محمد بن عیسیٰ۔ سنن ترمذی، کتاب الصیام، باب ماجاء فی فضل الصوم، حدیث:764۔
38. الرعد13:28
39. آل عمران3:104
40. مسلم، ابن الحجاج النیشاپوری۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان، حدیث:49۔
41. Jamshed, J., & Bakhsh, F. (2024). Challenges and reforms in Pakistan's narcotics law: a critical analysis of the control of narcotics substances Act 1997. *Pakistan Journal of Humanities and Social Sciences, 12*(1), 188-199.
42. Naz, S., Jamshed, N., & Kazmi, S. N. (2016). Relationship between Operational/Organizational Stress and Family Distress in Police Officers from Anti Narcotic Force (ANF) Rawalpindi, Pakistan. *Pakistan Journal of Criminology*, *8*(4), 29.
43. World Health Organization. (2021). Global patient safety action plan 2021-2030: towards eliminating avoidable harm in health care. World Health Organization.
44. United Nations Office on Drugs and Crime. (2023). World drug report 2023. https://www.unodc.org/unodc/en/data-and-analysis/world-drug-report-2023.html
45. World Health Organization. (2017). *Title of the publication*. https://www.who.int/publications/i/item/9789231002113
46. Pape, U. (2025, February). 2. The Role of NGOs in Drug Prevention, Drug Treatment, and Drug Policy. In *NGO Involvement in Drug Treatment and Infectious Disease Prevention in Central Asia and China* (pp. 23-40). Nomos Verlagsgesellschaft mbH & Co. KG.
47. Mohd Nawawi, N. A. A., Othman, E. A., Mohd Nasir, F., Abdullah, K. A., & Baharudin, M. N. (2026). Drug addictions in Malaysia: a mini-review on drug types, rehabilitation centers and therapeutic programs. *Journal of Ethnicity in Substance Abuse*, *25*(1), 52-64.
48. Ahmed, B., Yousaf, F. N., Saud, M., & Ahmad, A. (2020). Youth at risk: The alarming issue of drug addiction in academic institutions in Pakistan. *Children and Youth Services Review*, *118*, 105385.
49. الرعد13:11

50. Koenig, H. G. (2012). Religion, spirituality, and health: The research and clinical implications. *International Scholarly Research Notices*, *2012*(1), 278730.
51. Velleman, R. D., Templeton, L. J., & Copello, A. G. (2005). The role of the family in preventing and intervening with substance use and misuse: a comprehensive review of family interventions, with a focus on young people. *Drug and alcohol review*, *24*(2), 93-109.
52. Smart, C. (1984). Social policy and drug addiction: A critical study of policy development. *British Journal of Addiction*, *79*(1), 31-39.
53. Usman, A. (2025). Trends and statistics of drug addiction in a metropolitan city of Pakistan. *Ammanif Bulletin of Social Sciences*, *2*(1), 7-12.
54. Malik, A., & Sarfaraz, S. F. (2011). Origin and development of drug addiction in South Asia with special reference to Pakistan. *Pakistan Journal of Commerce and Social Sciences (PJCSS)*, *5*(1), 155-165.